مثالِ بدر جو حاصل ہُوا کمال مجھے
گھٹا گھٹا کے فلک نے کیا ہلال مجھے
کمال شوقِ زیارت ہے اب کے سال مجھے
کریم، ہند کی ظلمت سے اب نکال مجھے
برنگِ سبزۂ بے گانہ باغِ دہر میں تھا
ترے سحابِ کرم نے کیا نہال مجھے
کریم! جو تجھے دینا ہو بے طلب دیدے
فقیر ہوں، پہ نہیں عادتِ سوال مجھے
نگاہ نامۂ اعمال پر جو کی پسِ مرگ
گناہگار نظر آیا، بال بال مجھے

جو خضرِ بخت مجھے کربلا میں پہنچا دے
نہ آئے خواب میں بھی ہند کا خیال مجھے
یہ اُلفتیں بھی ہیں دنیا میں یادگار، اے مرگ
مرا خیال تجھے، اور ترا خیال مجھے
فلک! میں سبزۂ بیگانہ اِس چمن میں نہیں
یہ کیا روش ہے جو تُو کرتا ہے پائمال مجھے
کبھی خوشی سے جو دُنیا میں ایک پل گزرا
وہ صدمہ کش ہوں کہ برسوں رہا ملال مجھے
غمِ حسینؑ میں کہتا ہے زخمِ دل ہر دم
لہو جگر کا نہ بہے گر ہو اندمال مجھے
کسی کے سامنے کیوں جا کے ہاتھ پھیلاؤں
مرا کریم تو دیتا ہے، بے سوال مجھے
پھڑک پھڑک کے مروں گا، وہ نیم بسمل ہوں
فلک نے کُند چھری سے کیا حلال مجھے
بھلا میں دوں قدِ اکبرؑ سے کس طرح تشبیہہ
چمن میں سرو دکھائے تو اپنی چال مجھے
لہو بدن کا عرق ہو کے بہہ گیا سارا
ہُوا یہ اپنے گناہوں سے انفعال مجھے
تری مدد کا فقط یا علیؑ بھروسا ہے
کسی کی آس نہیں وقتِ انتقال مجھے
یہ فخر ہو کہ ملی بادشاہیِ دنیا کی
غلام سمجھیں اگر قنبرؑ و بلالؓ مجھے

اجل قریب ہے جلدی نجف میں پہنچا دے
بس اے نصیب، نہ اگلے برس پہ ٹال مجھے

جواں وہ ہوں کہ نہ آؤں گا دامِ دنیا میں
فریب دیتی ہے ناحق یہ پیر زال[لہ] مجھے

ق

جب آئیں بیٹوں کی لاشیں تو کہتی تھیں زینبؑ
کچھ اِن کے مرنے کا مطلق نہیں ملال[لہ] مجھے

فدا کروں گہرِ بے بہا یہ، زہراؑ پر
دیے تھے حق نے اسی واسطے یہ لال مجھے

وغا میں تیغوں کے پھل کھائے پھول سے تن پر
نہال کر گئے یہ دونوں نونہال مجھے

حسینؑ کہتے تھے پروردگار رہیو گواہ
کہ قتل کرتے ہیں ناحق یہ بدخصال مجھے

اُلجھتا راتوں کو جب دل، تو کہتی تھی بانو
دکھا دے اے علی اصغرؑ جھنڈولے بال مجھے

حسینؑ کہتے تھے، اک ذوالفقار کافی ہے
نبرد میں نہ زرہ چاہیے، نہ ڈھال مجھے

ق

چڑھا یہ کہہ کے جو سینہ پہ شاہ کے قاتل
ملے گا آج بہت سا متاع و مال مجھے

پکارا خنجرِ برّاں کہ الغیاث اے شمرؔ!
نہ کر نبیؐ کے نواسے کے خوں سے لال مجھے

چلی جو شام کو بانو، تو کہتی تھی رو کر
اکیلے رہنے کا اصغر کے ہے ملال مجھے
ق
جدا جو کرتے تھے اعدا، مزارِ اصغر سے
تو بانو کہتی تھی، اتنا نہ دو ملال مجھے
خدا کے واسطے مقتل میں مجھ کو رہنے دو
کہ شب کو چونک کے ڈھونڈے گا میرا لال مجھے

حسین کہتے تھے، پشتِ فرس سے گرتا ہوں
مدد کا وقت ہے، اے بیکسی سنبھال مجھے
رہِ حسین میں لازم ہے سر کے بل چلنا
پسند آئی کمیتِ قلم کی چال مجھے ط
حسین کہتے تھے، زینب سے سب کا غم ہے مگر
بہت تمہاری تباہی کا ہے ملال مجھے
اندھیری قبر میں مشکل انیس کو ہے بہت
دکھاؤ، یا علی! اب چاند سا جمال مجھے